https://www.afkareislami.com

(۱۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ سَمِعَ رَجُلًا يَذُمُّ الدُّنْيَا:

اَيُّهَا الذَّامُّ لِلدُّنْيَا، الْمُغْتَرُّ بِغُرُرِهَا، الْمَخْدُوْعُ بِاَبَاطِيْلِهَا! اَتَغْتَرُّ بِالدُّنْيَا ثُمَّ تَذُمُّهَا. اَنْتَ الْمُتَجَرِّمُ عَلَيْهَا، اَمْ هِيَ الْمُتَجَرِّمَةُ عَلَيْكَ؟ مَتٰى اسْتَهْوَتْكَ؟ اَمْ مَتٰى غَرَّتْكَ؟ اَ بِمَصَارِعِ اٰبَآئِكَ مِنَ الْبِلٰى؟ اَمْ بِمَضَاجِعِ اُمَّهَاتِكَ تَحْتَ الثَّرٰى؟ كَمْ عَلَّلْتَ بِكَفَّيْكَ؟ وَ كَمْ مَرَّضْتَ بِيَدَيْكَ؟ تَبْغِيْ لَهُمُ الشِّفَآءَ، وَ تَسْتَوْصِفُ لَهُمُ الْاَطِبَّآءَ، غَدَاةَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ دَوَآؤُكَ، وَ لَا يُجْدِيْ عَلَيْهِمْ بُكَآؤُكَ، لَمْ يَنْفَعْ اَحَدَهُمْ اِشْفَاقُكَ، وَ لَمْ تُسْعَفْ بِطِلْبَتِكَ، وَ لَمْ تَدْفَعْ عَنْهُ بِقُوَّتِكَ!، وَ قَدْ مَثَّلَتْ لَكَ بِهِ الدُّنْيَا نَفْسَكَ، وَ بِمَصْرَعِهٖ مَصْرَعَكَ.

اِنَّ الدُّنْيَا دَارُ صِدْقٍ لِّمَنْ صَدَقَهَا، وَ دَارُ عَافِيَةٍ لِّمَنْ فَهِمَ عَنْهَا، وَ دَارُ غِنًى لِّمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا، وَ دَارُ مَوْعِظَةٍ لِّمَنِ اتَّعَظَ بِهَا، مَسْجِدُ اَحِبَّآءِ اللّٰهِ، وَ مُصَلّٰى مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ، وَ مَهْبِطُ وَحْيِ اللّٰهِ، وَ مَتْجَرُ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ،

(۱۳۱)

ایک شخص کو دنیا کی برائی کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:

اے دنیا کی برائی کرنے والے! اس کے فریب میں مبتلا ہونے والے! اور اس کی غلط سلط باتوں کے دھوکے میں آنے والے! تم اس پر گرویدہ بھی ہوتے ہو اور پھر اس کی مذمت بھی کرتے ہو۔ کیا تم دنیا کو مجرم ٹھہرانے کا حق رکھتے ہو؟ یا وہ تمہیں مجرم ٹھہرائے تو حق بجانب ہے؟ دنیا نے کب تمہارے ہوش وحواس سلب کئے اور کس بات سے فریب دیا؟ کیا ہلاکت و کہنگی سے تمہارے باپ دادا کے بے جان ہو کر گرنے سے یا مٹی کے نیچے تمہاری ماؤں کی خوابگاہوں سے؟ کتنی تم نے بیماروں کی دیکھ بھال کی اور کتنی دفعہ خود تیمارداری کی، تم ان کیلئے شفا کے خواہشمند تھے اور طبیبوں سے دوا دارو پوچھتے پھرتے تھے۔ اس صبح کو کہ جب نہ دوا کارگر ہوتی نظر آتی تھی اور نہ تمہارا رونا دھونا ان کیلئے کچھ مفید تھا۔ ان میں سے کسی ایک کیلئے بھی تمہارا اندیشہ فائدہ مند ثابت نہ ہو سکا اور تمہارا مقصد حاصل نہ ہوا اور اپنی چارہ سازی سے تم موت کو اس بیمار سے ہٹا نہ سکے، تو دنیا نے تو اس کے پردہ میں خود تمہارا انجام اور اس کے ہلاک ہونے سے خود تمہاری ہلاکت کا نقشہ تمہیں دکھا یا دیا۔

بلاشبہ دنیا اس شخص کیلئے جو باور کرے سچائی کا گھر ہے، اور جو اس کی ان باتوں کو سمجھے اس کیلئے امن و عافیت کی منزل ہے، اور جو اس سے زادِ راہ حاصل کر لے اس کیلئے دولتمندی کی منزل ہے، اور جو اس سے نصیحت حاصل کرے اس کیلئے وعظ ونصیحت کا محل ہے۔ وہ دوستانِ خدا کیلئے عبادت کی جگہ، اللہ کے فرشتوں کیلئے نماز پڑھنے کا مقام، وحی الٰہی کی منزل اور اولیاء اللہ کی تجارت گاہ ہے۔

https://www.afkareislami.com

اكْتَسَبُوْا فِيْهَا الرَّحْمَةَ، وَ رَبِحُوْا فِيْهَا الْجَنَّةَ.

انہوں نے اس میں فضل و رحمت کا سودا کیا اور اس میں رہتے ہوئے جنت کو فائدہ میں حاصل کیا۔

فَمَنْ ذَا يَذُمُّهَا وَ قَدْ اٰذَنَتْ بِبَيْنِهَا، وَ نَادَتْ بِفِرَاقِهَا، وَ نَعَتْ نَفْسَهَا وَ اَهْلَهَا، فَمَثَّلَتْ لَهُمْ بِبَلَآئِهَا الْبَلَآءَ، وَ شَوَّقَتْهُمْ بِسُرُوْرِهَا اِلَى السُّرُوْرِ؟! رَاحَتْ بِعَافِيَةٍ، وَ ابْتَكَرَتْ بِفَجِيْعَةٍ، تَرْغِيْبًا وَّ تَرْهِيْبًا، وَ تَخْوِيْفًا وَّ تَحْذِيْرًا، فَذَمَّهَا رِجَالٌ غَدَاةَ النَّدَامَةِ، وَ حَمِدَهَا اٰخَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، ذَكَّرَتْهُمُ الدُّنْيَا فَتَذَكَّرُوْا، وَ حَدَّثَتْهُمْ فَصَدَّقُوْا، وَ وَعَظَتْهُمْ فَاتَّعَظُوْا.

تو اب کون ہے جو دنیا کی برائی کرے، جبکہ اس نے اپنے جدا ہونے کی اطلاع دے دی ہے، اور اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے، اور اپنے بسنے والوں کی موت کی خبر دے دی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی ابتلا سے ابتلا کا پتہ دیا ہے، اور اپنی مسرتوں سے آخرت کی مسرتوں کا شوق دلایا ہے۔ وہ رغبت دلانے اور ڈرانے، خوفزدہ کرنے اور متنبہ کرنے کیلئے شام کو امن و عافیت کا اور صبح کو درد و اندوہ کا پیغام لے کر آتی ہے۔ تو جن لوگوں نے شرمسار ہو کر صبح کی وہ اس کی برائی کرنے لگے اور دوسرے لوگ قیامت کے دن اس کی تعریف کریں گے کہ دنیا نے ان کو آخرت کی یاد دلائی تو انہوں نے یاد رکھا اور اس نے انہیں خبر دی تو انہوں نے تصدیق کی اور اس نے انہیں پند و نصیحت کی تو انہوں نے نصیحت حاصل کی۔

ہر متکلم و خطیب کی زبان منجھے ہوئے موضوع ہی پر زور بیان دکھایا کرتی ہے اور اگر اسے موضوع سخن بدلنا پڑے تو نہ ذہن کام کرے گا اور نہ زبان کی گویائی ساتھ دے گی۔ مگر جس کے ذہن میں صلاحیت تصرف اور دماغ میں قوت فکر ہو، وہ جس طرح چاہے کلام کو گردش دے سکتا ہے اور جس موضوع پر چاہے "قادر الکلامی" کے جوہر دکھا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ زبان جو ہمیشہ دنیا کی مذمت اور اس کی فریب کاریوں کو بے نقاب کرنے میں کھلتی تھی جب اس کی مدح میں کھلتی ہے تو وہی قدرت کلام و قوت استدلال نظر آتی ہے جو اس زبان کا طرۂ امتیاز ہے اور پھر الفاظ کو توصیفی سانچہ میں ڈھالنے سے نظریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور راہوں کے الگ الگ ہونے کے باوجود منزلِ مقصود ایک ہی رہتی ہے۔

☆☆☆☆☆

(۱۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱۳۲)

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُّنَادِيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ: لِدُوْا لِلْمَوْتِ، وَ اجْمَعُوْا لِلْفَنَآءِ، وَ ابْنُوْا لِلْخَرَابِ.

اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یہ ندا کرتا ہے کہ: موت کیلئے اولاد پیدا کرو، برباد ہونے کیلئے جمع کرو اور تباہ ہونے کیلئے عمارتیں کھڑی کرو۔

https://www.afkareislami.com

(۱۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلدُّنْيَا دَارُ مَمَرٍّ اِلٰى دَارِ مَقَرٍّ، وَ النَّاسُ فِيْهَا رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَاعَ فِيْهَا نَفْسَهٗ فَاَوْبَقَهَا، وَ رَجُلٌ ابْتَاعَ نَفْسَهٗ فَاَعْتَقَهَا.

(۱۳۳)

''دنیا'' اصل منزل قرار کیلئے ایک گزرگاہ ہے۔ اس میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جنہوں نے اس میں اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کر دیا اور ایک وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(۱۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَكُوْنُ الصَّدِيْقُ صَدِيْقًا حَتّٰى يَحْفَظَ اَخَاهُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِيْ نَكْبَتِهٖ، وَ غَيْبَتِهٖ، وَ وَفَاتِهٖ.

(۱۳۴)

دوست اس وقت تک دوست نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی تین موقعوں پر نگہداشت نہ کرے: مصیبت کے موقع پر، اس کے پس پشت اور اس کے مرنے کے بعد۔

(۱۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اُعْطِيَ اَرْبَعًا لَمْ يُحْرَمْ اَرْبَعًا: مَنْ اُعْطِيَ الدُّعَآءَ لَمْ يُحْرَمِ الْاِجَابَةَ، وَ مَنْ اُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقَبُوْلَ، وَ مَنْ اُعْطِيَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ، وَ مَنْ اُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُحْرَمِ الزِّيَادَةَ.

وَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ فِي الدُّعَآءِ: ﴿ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ﴾، وَ قَالَ فِي الْاِسْتِغْفَارِ: ﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾، وَ قَالَ فِي الشُّكْرِ: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾، وَ قَالَ فِي التَّوْبَةِ: ﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝﴾.

(۱۳۵)

جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا: جو دُعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا، جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا، جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا، اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا۔

اور اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے: چنانچہ دُعا کے متعلق ارشاد الٰہی ہے: ''تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا''۔ اور استغفار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت کی دُعا مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا''۔ اور شکر کے بارے میں فرمایا ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر (نعمت میں) اضافہ کروں گا''۔ اور توبہ کیلئے فرمایا ہے: ''اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت کی بنا پر کوئی بری حرکت کر بیٹھیں، پھر جلدی سے توبہ کر لیں تو خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے''۔

https://www.afkareislami.com

(۱۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ، وَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ، وَ زَكٰوةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ، وَ جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ.

(۱۳۶)

نماز ہر پرہیز گار کیلئے باعث تقرب ہے اور حج ہر ضعیف وناتواں کا جہاد ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے۔

(۱۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

(۱۳۷)

صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔

(۱۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ.

(۱۳۸)

جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

(۱۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ.

(۱۳۹)

جتنا خرچ ہو اتنی ہی امداد ملتی ہے۔

(۱۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ.

(۱۴۰)

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

(۱۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قِلَّةُ الْعِيَالِ اَحَدُ الْيَسَارَيْنِ.

(۱۴۱)

متعلقین کی کمی دو قسموں میں سے ایک قسم کی آسودگی ہے۔

(۱۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ.

(۱۴۲)

میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

(۱۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ.

(۱۴۳)

غم آدھا بڑھاپا ہے۔

(۱۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيْبَةِ، وَ مَنْ ضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ عِنْدَ مُصِيْبَتِهٖ حَبِطَ عَمَلُهٗ.

(۱۴۴)

مصیبت کے اندازہ پر (اللہ کی طرف سے) صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل اکارت جاتا ہے۔